عزت مآب سپیکر صاحب!

1۔ پوری دُنیا میں بجٹ میں کسی شعبے کے اخراجات کے لئے رکھی گئی رقم اس بات کا عندیہ دیتی ہے کہ اُس شعبے کو کیا ترجیح دی جارہی ہے ۔یوں اگر دیکھا جائے تو موجودہ سرکار کے تینوں تخمینہ جات میں پاور سیکٹر اخراجات کا سب سے بڑا شعبہ ہے وہ چاہے سرمایہ کاری ہو یا موجودہ اخراجات ۔رواں مالی سال کے دوران پاور خریدنے اور ماضی کے بقایہ جات کی ادائیگی پر بارہ ہزار کروڑ روپے کے اخراجات اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

2۔ اس بھاری خرچے کے باوجود زمینی سطح پر موسمِ سرما میں کشمیر میں اور موسمِ گرما میں جموں میں بجلی کی فراہمی میں بہتری نہیں ہوئی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ اس رقم کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

3۔ اپنے پہلے پاور بجٹ میں، میں نے پاور خریدنے پر واجب الادا رقومات کی ادائیگی کے لئے واضح نقشِ راہ تیار کرنے اور پاور سیکٹر میں اصلاحات کو کلیدی اہمیت دی ۔دوسرے پاور بجٹ میں جو صرف چھ ماہ قبل پیش کیا گیا اس سیکٹر کیلئے ایک شفاف اکاؤنٹنگ سسٹم کا قیام عمل میں لایا گیا۔

4۔ PMDP کے تحت ہم نے سرمایہ کاری کے منصوبے کے لئے پوری رقومات مختص کیں ۔اس سرمایہ کاری کا واحد مقصد ریاست میں بجلی کے ترسیلی

اور تقسیم کاری ڈھانچے میں بہتری لانا اور صلاحیت بڑھانا تھا تاکہ معقول اور معیاری پاور سپلائی کو یقینی بنایا جاسکے۔اس سال کے ریاستی بجٹ میں ابھی کچھ ہی دیر پہلے میں نے ایک انتہائی دوررس نتائج اقدام کا اعلان کیا جس کا مقصد J&K SPDC کی مالی تنظیمِ نو اور اِسے قرضے سے فارغ کر کے اس کے لئے سرمائے کی ٹھوس بنیاد فراہم کرنا ہے۔

5۔ اپنا تیسرا پاور بجٹ پیش کرتے ہوئے مجھے اِس بات کا اطمینان ہے کہ سرکار نے بڑی حد تک وہ مالی مقاصد حاصل کر لئے ہیں جو ہم نے اپنے لئے مقرر کئے تھے۔آج کی تاریخ تک سرکار نے پاور خریدنے سے واجب الادا رقومات میں سے چار ہزار کروڑ روپے کی ادائیگی کی ہے اور باقی واجبات بھی رواں مالی سال کے اختتام تک ادا کئے جائیں گے۔جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہم نے رواں مالی سال کے لئے مختص رقومات پر نظرِ ثانی کر کے اُسکو بڑھا دیا ہے۔

6۔ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ ریاست کی مالی خودمختاری کے لیے پاور کا شعبہ کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔جیسا کہ میں نے اپنے ریاستی بجٹ میں ذکر کیا ہے معقول ترسیلی اور تقسیم کاری نقصانات کو ایڈجیسٹ کرنے کے بعد ہمارا بجلی کا خسارہ 2500 کروڑ سے کچھ زیادہ ہی بنتا ہے۔اگر اس خسارے سے نمٹا جائے تو ہمیں بجٹ میں کوئی خسارہ ہی نہیں ہوگا۔

7۔ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک پاور سپلائی کا تعلق ہے یہ اس میں بڑی رکاوٹ نہیں ہے۔اس وقت بھی سرکار مزید بجلی خریدنے اور فراہم کرنے کے لیے تیار ہے لیکن یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔آج اگر ہم مزید پاور خریدتے بھی ہیں ترسیلی اور تقسیم کاری نظام میں حسب ضرورت گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ہم اس کو لوگوں تک پہنچا نہیں سکتے۔اور یہ روپے پیسے کی دشواریوں سے مختلف دشواریاں راتوں رات حل نہیں کئے کا سکتی ہیں۔وافر وسائل دستیاب ہونے کے باوجود بھی پوری ریاست میں ترسیلی اور تقسیم کاری صلاحیتوں کو بڑھاوا دینے میں وقت لگے گا۔

8۔ بدقسمتی سے گذشتہ سال نامساعد حالات کی وجہ سے زیادہ کچھ نہیں کیا جاسکا۔ اگر پچھلے سال 6 ماہ تک شورش نہ ہوتی۔اس موسم سرما میں بہتر حالت میں ہوتے۔یہ سب کچھ اپنی جگہ، کچھ اور خانہ زاد سچائیاں ہیں، کلیدی مسائل اور پالیسی معاملات ہیں، جن کا ہمیں سامنا کرنا ہوگا اور اصلاح احوال کے طور طریقے تلاش کرنے ہوں گے۔

9۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ریاست میں 23 لاکھ کنبے ہیں جن میں سے تین لاکھ کنبوں کو ابھی بھی بجلی دستیاب نہیں ہے۔گویا ہمارے پاس 20 لاکھ کنبے ہیں جو بجلی استعمال کررہے ہیں۔کل ہند سطح پر فی کنبہ بجلی کی کھپت یومیہ 3 یونٹ کے برابر ہے۔

10۔ اس کے مطابق اپنے ہاں 20 لاکھ کنبوں کو بجلی فراہم کرنے کے لئے جموں کشمیر سرکار کو 3200 میٹرک یونٹ بجلی خریدنی ہوگی ۔ اس کے برعکس ہم ہاؤس ہولڈ کے شعبے میں T&S30% نقصانات کے بعد 6 یونٹ فی کنبہ کی بجلی کھپت کی اوسط سے 6400 میٹرک یونٹ بجلی خرید رہے ہیں۔

11۔ اگر ہم اس کا موازنہ پہاڑی ریاستوں سے بھی کریں تو یہ تناسب ملک میں سب سے زیادہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اصل مسئلہ بجلی کی کم خرید سے متعلق نہیں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہم پورے ملک میں فی کنبہ کی اوسط شرح کے مقابلے میں زیادہ بجلی خرید رہے ہیں ،اصل مسلہ بجلی سپلائی اور کھپت (Consumption) کا ہے۔

-12 تقسیم کاری کے معاملے میں ناقص اور بوسیدہ T&D ڈھانچہ جبکہ کھپت کے معاملے میں بجلی کا ناجائز استعمال راستے کا پتھر ہے۔اول الذکر ناقص ترسیل اور تقسیم کاری کی وجہ سے ہو رہا ہے۔اور ثانیاً استعمال کی غیر موزونیت کا شاخسانہ ہے۔

-13 اِس کا واحد حل T&D ڈھانچے پر توجہ مرکوز کرنا ہے جس کے لئے ہم نے گنجائش رکھی ہے لیکن اس میں وقت لگے گا۔

-14 اس معاملے میں ہم روپے پیسے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ڈھانچوں کی تعداد کا خاطر کا لیکھا جوکھا کر رہے ہیں ۔اگر ہم دونوں کا موازنہ کریں تو

ہمیں آپ ایک بدترین صورت حال کا سامنا کرنا ہوگا۔ پہلے سے بھی بدتر اور مایوس کُن۔

15- بالمقابل پورے ملک کے اس ریاست میں بجلی انتہائی سستے داموں پر دستیاب ہے۔ ہمارے بجٹ میں رکھے گئے آمدن کے تخمینے کے مقابلے مسلسل ایک تہائی یا ایک چوتھائی کی وصولیابی ہو پاتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ صارفین کی اکثریت یا تو بجلی کا بل سرے سے ہی ادا نہیں کرتی یا یا وہ بل استعمال کے باوجود استعمال شدہ بجلی کے مطابق نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف ہم ٹیلی فون، موبائل، کیبل ٹی وی اور انٹرنیٹ پر آنے والے بل ریٹ کی پرواہ کئے بغیر ادا کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ایسے میں کنکشن کٹنے کا خوف رہتا ہے۔ ہم کھانے پکانے اور گرمی کے لئے بجلی اس انداز سے بے دریغ استعمال کرتے ہیں کہ جیسے یہ ہمارا حق بھی ہے اور ہمیں یہ اثاثہ مفت بھی ملا ہے۔ کیا یہ دیر تک چل سکتا ہے؟ یقیناً نہیں چاہئے سرکار اس پر کتنا ہی صرف کیوں نہ کرے۔

16- پاور بجٹ پیش کرتے ہوئے اپنی گذشتہ تقریر میں، میں نے بتایا تھا کہ بجلی فیس کی شرحوں میں وقتاً فوقتاً حقیقت پسندانہ اضافہ ضروری ہے۔ اس سے معیشیت کو قابل بھروسہ پاور سپلائی یقینی بنانے اور آپریٹنگ لاگت پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بجلی فیس کی کم شرحیں پاور سپلائی کی اصل لاگت

اور مالیے کی وصولیابی میں بڑھتی تفاوت کی ایک بڑی وجہ ہے۔ریاست میں بجلی فیس کی شرحوں میں پچھلی بار اضافہ سال 14-2013 میں کیا گیا تھا جب اس میں 8.5 فیصد اضافی کیا گیا تھا اور مالی سال 13-2012ء میں 19 فیصد کا کا۔ریاستی سرکار نے پچھلے دو سال کے دوران بجلی فیس میں کوئی اضافہ نہیں کیا جبکہ اوسطاً لاگت میں 7 فیصد کا اضافہ ہوا۔اگر چہ فیس کی شرحوں میں اضافہ نہ کرنا کسی کی بھی دلیل نہیں ہے تاہم سرکار اسے اپنی ذمہ داری تصور کرتی ہے کہ غریب اور نادار لوگوں کے مفادات کا تحفظ کرے اور انہیں بجلی فیس کا جھٹکوں سے محفوظ رکھے۔

17- اوپر بیان کئے گئے پس منظر میں موجودہ مالی سال کے دوران اکتوبر 2016ء سے محصول میں اوسطً 13.5 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے ،لیکن جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ ایسے صارفین جن میں گھریلو، کاروباری، زرعی اور صنعتی زمرے شامل ہیں کو دقتوں کا سامنا نہ ہو یوں ایسے صارفین کے لئے اضافہ 13.50 فیصد کی اوسطً سے بھی کم ہے۔

18- جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ AT&C نقصانات کو مختلف اقدامات کے ذریعے کم کرنے کیلئے محکمہ پاور ڈیولپمنٹ نے کارروائی کا ایک جامع منصوبہ مرتب کیا ہے ان میں فیڈر الگ کرنے ،فنڈوں میں بہتری لانے ،جدید تقسیم کے قاعدہ قانون کو نافذ کرنے والے متحرک اور فعال نظام کا قیام جیسے

اقدامات شامل ہیں۔ مجھے ایوان کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے کہ ریاست کے 100 فیصد فیڈروں کو میٹروں کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ پاور ڈیولپمنٹ محکمہ نے ایسا منصوبہ تیار کیا ہے جس کے تحت آئندہ 18 ماہ کے دوران 100 فیصد صارفین کو میٹروں کے دائرے میں لایا جائے گا اور یہ کام سرعت سے انجام دیا جائے گا۔ یہ منصوبہ جلد ہی شروع کیا جائے گا اور اس کے تحت گھریلو، کاروباری اور صنعتی صارفین کو لایا جائے گا۔ منصوبہ کے تحت جدید قسم کے میٹر بھی نصب کئے جائیں گے۔ ریاست بھر میں میٹر نصب کرنے کے کام کیلئے 18-2017ء کے مالی سال کے بجٹ میں 200 کروڑ روپے کی رقم مخصوص رکھی گئی ہے۔

بجلی شعبہ میں اصلاحات

19۔ سرکار نے ستمبر 2012ء میں ایک حکم نامہ کے تحت JKPDD کی تقسیم کاری کا فیصلہ کیا جس کی رو سے جموں اور کشمیر صوبوں کے لئے ایک ایک ڈسٹری بیوشن کمپنی اور تفویض اختیارات کے ساتھ ایک تجارتی کمپنی کے قیام کو عمل میں لایا گیا۔ اس کی رو سے

(الف) جموں و کشمیر اسٹیٹ پاور ٹرانسمیشن کمپنی لمیٹیڈ

(ب) جموں کشمیر سٹیٹ پاور ٹریڈنگ کمپنی لمیٹیڈ

(ج) جموں پاور ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹیڈ اور

(د) کشمیر پاور ڈسٹری بیوشن کمپنی کے نام سے ان چار کمپنیوں کے قیام کو عمل میں لایا گیا۔

20۔ تشکیل نو جہاں شفافیت اور صلاحیتوں کو یقینی بنائے گی وہیں قیمت میں کمی کے ساتھ ساتھ صارفین کے لئے مفید ثابت ہو گی۔تاہم Unbunddling کا عمل ابھی تک تسلسل کے ساتھ جاری ہے چونکہ نو تشکیل شدہ کمپنیوں نے ابھی اپنی ذمہ داری عملی طور پر نہیں سنبھالی ہے۔جیسا کہ میں نے اپنے گذشتہ پاور بجٹ میں بھی کہا تھا کہ حکومت ملازمین کے طریقہ کار کو متاثر کئے بغیر تشکیل نو کے عمل کو جاری رکھنے کی وعدہ بند ہے۔بجلی کی خرید میں اصلاحات اور خرید کے عمل میں معقولیت لانے کی غرض سے سرکار نے فیصلہ لیا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران Jammu & Kashmir Power Trading Corporation تقسیم کاری اصلاحات پر کام شروع کردے گی۔

دیہی بجلی کاری منصوبے

21۔ حکومت ہند کی راجیو گاندھی گرامین ودیوتی کرن یوجنا،(RGGY) دین دیال اُپادھیائے گرام جیوتی یوجنا (DDU GJY)اور پرائم منسٹر ڈیولپمنٹ پیکیج (PMDP) سکیموں کے تحت ریاستی حکومت دیہی علاقہ جات میں بجلی رسانی کی توسیع کا منصوبہ رکھتی ہے۔اس غرض

سے RGGVY سکیم کے تحت 101.28 کروڑ۔ DDUGJY سکیم کے تحت 619.67 اور PMDP سکیم کے تحت 781.93 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ مذکورہ رقومات ریاست کے اُن ایک سو آٹھ دیہات میں صرف کی جائیں گی جہاں ابھی تک بجلی کی سہولیت میسر نہیں ہے۔ اس سے 3.56 لاکھ ایسے کنبہ جات کو بجلی فراہم ہوگی جو اب تک اس سہولت سے محروم تھے۔ ریاستی دیہی بجلی ڈھانچہ مستحکم کیا جائے گا۔ یہ تمام منصوبے منظور ہو چکے ہیں، ٹنڈر کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے اور Contract تکمیلی مراحل میں ہیں۔ عنقریب ان منصوبوں پر کام شروع کر کے انہیں آئندہ دو سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

22۔ مزید برآں معزز اراکین قانون سازیہ کے مشورے پر اور ریاست کے دور افتادہ علاقہ جات میں بوسیدہ بجلی کھمبوں اور Conductors کی تبدیلی، حادثات میں کمی لانے اور بجلی ڈھانچے کے استحکام کے لئے پہلے ہی سے PMDP سکیم کے تحت فی اسمبلی حلقہ ایک کروڑ روپے کی رقم منظور کی جا چکی ہے۔

معزز اراکین قانون سازیہ اور متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کے باہمی مشورے سے DPRs کو حتمی شکل دے دی گئی ہے اور مختلف اسمبلی حلقوں میں کام شروع کر دیا گیا ہے جس کی تکمیل آئندہ 6 ماہ میں متوقع ہے۔

شہری بجلی کاری

R-APDRP-23۔ انٹیگریٹیڈ پاور ڈیولپمنٹ سکیم (IPDS) پرائم منسٹرز ڈیولپمنٹ پیکیج (PMDP) 2001ء کی مردم شماری کے تحت ریاست کے دس ہزار سے زیادہ کی آبادی والے ریاست کے 30 قصبہ جات (جن میں 19 صوبہ کشمیر اور گیارہ صوبہ جموں سے ہیں) کی نشاندہی R-APDRP سکیم میں بطور پروجیکٹ ریلیز کی جا چکی ہے۔حکومتِ ہند نے R-APDRP سکیم کے تحت Part-A کے لئے 191.25 کروڑ اور Part-B کے لئے 1.665.27 کروڑ روپے کی رقومات 90:10 کی نسبت سے منظور کردی ہیں۔منصوبہ کے Part-B کی عمل آوری کے لئے ریاست کے دوشہروں اور 28 قصبہ جات کو 9 کلسٹروں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں 4 صوبہ جموں میں اور 5 صوبہ کشمیر میں ہیں۔زمینی سطح پر عمل آوری نمائندہ شہروں میں جاری ہے اور حکومتِ ہند نے مارچ 2018ء تک اس منصوبے کی توسیع کی منظوری دے دی ہے۔اس سے جہاں ایک طرف ان قصبہ جات میں بجلی رسانی کا معیار بہتر ہوگا وہیں دوسری جانب P&D اور AT&C نقصانات کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔IPDS سکیم کے تحت 12 سرکلوں میں 86 منصوبہ بند قصبہ جات کو لایا گیا ہے۔ان بارہ سرکلوں کے لئے 450.39 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت کو نظر ثانی کے بعد

444.50 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ PMDP کے تحت شہری بجلی کاری کے باقی ماندہ کاموں کی تکمیل کے لئے 1144.59 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے جس میں صنعتی، سیاحتی اور مذہبی اہمیت کے مقامات بھی شامل ہیں۔ اس ضمن میں تمام منصوبہ جات کی منظوری دی جاچکی ہے اور ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں۔ Contracts کے عمل کی تکمیل کے ساتھ ہی کام شروع کردیئے جائیں گے جنہیں آئندہ دو برسوں میں مکمل کرلیا جائے گا۔

صنعتوں کے لئے بجلی ڈھانچہ

24۔ غیر موزوں منصوبہ بندی اور قلیل وسائل کے پیشِ نظر ریاست کے بہتر صنعتی مراکز غیر مناسب بجلی ڈھانچہ ہونے کے سبب متاثر ہو رہے ہیں۔ ریاست میں صنعتوں کے لئے بجلی ڈھانچے کے فروغ اور استحکام کی جانب ایک نمایاں قدم اُٹھاتے ہوئے PMDP کے تحت 366.03 کروڑ روپے کا ایک جامع منصوبہ مرتب کیا گیا ہے جس میں کٹھوعہ، سانبہ، لسی پوری اور کنھموہ جیسے اہم اور کچھ دیگر چھوٹے صنعتی مرکز شامل ہیں، جن کے لئے 340.48 کروڑ روپے کی لاگت کا منصوبہ حکومتِ ہند کی جانب سے منظور کیا جاچکا ہے۔ اس کی تکمیل سے آئندہ 10 سے 15 سال تک شعبہ صنعت کی بجلی ضروریات کو پورا کیا جاسکے گا۔

پی ایم ڈی پی کے تحت سیاحتی مراکز، ثقافتی مقامات واہم مذہبی مقامات کیلئے خصوصی معاونت

25۔ سرسبز و شاداب چرا گاہیں شفاف جھرنے اور برف پوش پہاڑ ریاست جموں وکشمیر کی عالمی شناخت اور سیاحوں کے لئے کشش کا سبب بھی ہیں۔اسی طرح متعدد چراگاہیں اور مقدس مقامات جیسے حضرت بل، مخدوم صاحب، دستگیر صاحب، کھیر بھوانی، ماتا ویشنو دیوی، بابا ریشی، سکرالا ماتا، چنڈی ماتا مندر، شاہدرہ شریف اور لیہہ و کرگل کی کئی گمپائیں اور مساجد جہاں لاکھوں کی تعداد میں عقیدت مند حاضری دیتے ہیں۔تاہم ان مقامات پر موجودہ بجلی ڈھانچہ بہتری کا متقاضی ہے۔اسی کے پیش نظر PMDP 2015 کے تحت فیصلہ لیا گیا ہے کہ ریاست کے اہم سیاحتی مقامات جیسے پہلگام، سونہ مرگ، گلمرگ، پتنی ٹاپ اور کٹڑہ میں زیر زمین بجلی کی رسائی کی غرض سے 33 KV اور LT تار بچھانے کا کام ہاتھ میں لیا گیا ہے۔تاکہ بجلی ڈھانچے کو استحکام بخشا جا سکے اور ان مقامات کو روشن رکھا جا سکے۔ مجھے معزز ایوان کو یہ جانکاری دیتے ہوئے مسرت کا احساس ہو رہا ہے کہ اس مقصد کے لئے 25.47 کروڑ روپے منظور کئے جا چکے ہیں۔ Tendering کا عمل شروع کیا جا چکا ہے اور کام کو مالی سال 2017-18ء میں ہی پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جائے گا۔

پیداوار

26۔ ریاست کی موجودہ نصب شدہ پن بجلی صلاحیت 1419.37 میگا واٹ ہے جس میں 1110 میگا واٹ آبی توانائی (Hydro Power) 198۔ میگا واٹ (Thermal) بذریعہ ٹربائن اور 110.96 میگاواٹ SHPs کے ذریعے سے ہے۔ JKSDPC اور CVPPL نے آبی شعبے میں بجلی کی پیداوار کے فروغ کے لئے ایک منظم لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔

27۔ معزز ایوان کو مطلع کرتے ہوئے مجھے مسرت کا احساس ہو رہا ہے کہ پن بجلی کی پیداوار کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے سینٹرل الیکٹرسٹی اتھارٹی نے تین اہم منصوبوں ساولا کوٹ، کیرواور کرتھائی کو ہری جھنڈی دکھادی ہے۔

چھوٹے پن بجلی منصوبے

28۔ اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ریاست کے مجموعی توانائی منظرنامے کے سدھار میں عموماً اور دور افتادہ اور پچھڑے ہوئے علاقہ جات میں خصوصاً 25 میگاواٹ تک کے چھوٹے پن بجلی منصوبے کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ایسے منصوبے قلیل مدت میں مکمل ہوتے ہیں۔ ماحول کو کم سے کم متاثر کرتے ہیں اور غیر مرکوز پیداواری صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔حکومت

نجی اور عوامی شعبہ جات میں چھوٹے پن بجلی منصوبوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کا عزم کئے ہوئے ہے۔حکومت نے حال ہی میں 10 میگا واٹ تک کے چھوٹے پن بجلی منصوبوں کے قیام کا اختیار محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی کو دینے کا فیصلہ لیا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس سے چھوٹے اور انتہائی چھوٹے ہائیڈل پروجیکٹوں کو زیادہ توجہ ملے گی اور J&K SPDC بڑے منصوبوں پر توجہ مرکوز کر سکے گی۔

29۔ مجھے معزز ایوان کو مطلع کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ PMDP سکیم کے تحت چھوٹے پن بجلی منصوبوں کی عمل آوری اور تخمینہ لاگت تیار کرنے کے لئے منظور شدہ 2000 کروڑ روپوں کی مد میں سے JAKEDA اور J&K SPDC نے ریاست کے تینوں خطوں میں چھوٹے پن بجلی پروجیکٹس کی نشاندہی کر لی ہے اور اسے منظوری کے لئے حکومتِ ہند کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

30۔ پن بجلی شعبہ ملک گیر سطح پر مالی مشکلات کا شکار ہے۔حکومت اس امر سے باخبر ہے کہ پن بجلی کی پیداوار پر آنے والی زیادہ لاگت اسے تجارتی طور پر مشکلات سے دوچار کرتی ہے۔ اس سے یہ بحث بھی چھڑتی ہے کہ کیا ہم پن بجلی کی خریداری کی بجائے توانائی کے دیگر سستے ذرائع جیسے کہ شمسی توانائی کی طرف رجوع کریں یا مہنگے ذرائع سے ہی بھاری رقومات خرچ کر کے بجلی

حاصل کریں۔اس تمام عمل کے لئے گہرے تبادلہ خیال کی ضرورت ہے اور حکومت جلد ہی اس ضمن میں ایک جامع پالیسی منظر عام پر لائے گی۔

شمسی توانائی

31۔ وزارت برائے جدید وقابلِ توسیع وسائل حکومتِ ہند کی Viability Gap Funding سکیم کے تحت جموں وکشمیر کے لئے 200 میگاواٹ مجموعی شمسی توانائی منظور کی گئی ہے۔اس سکیم کا نقطہ نگاہ ہے کہ Grid سے جڑے ایسے شمسی توانائی منصوبوں کی ترقی ہو جو کم سے کم 10 میگاواٹ کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ VGF سکیم کے تحت آمادہ شمسی توانائی پیدا کرنے والوں کو ایک میگاواٹ کی پیداوار کے لئے 1.3 کروڑ کی فنڈنگ کی جاسکتی ہے۔JAK EDA ایسے منصوبوں کی عمل آوری کے لئے MNRE حکومتِ ہند کے رابطے سے تمام ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے۔

32۔ JAK EDA نے تمام متعلقہ محکمہ جات عوام الناس اور تعلیمی اداروں سے مشورے اور تاثرات حاصل کرنے کے بعد State Roof Top Solar Plant Policy کو حتمی شکل دے دی ہے اور جلد ہی اس کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔اس سکیم کی اثر انگیزی کا مظاہرہ کرنے کی غرض سے پہلے ہی 230 KWP مجموعی صلاحیت والے چند Roof Top Pilots کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔جوں ہی اس پالیسی کا اعلان کیا جائے گا

اور بڑی سطح پر Roof Top Solar Power پلانٹس کے نصب کئے جانے پر غیر مرکوز توانائی پیدا ہونے سے اُمید ہے کہ محکمہ PDD سے کافی حد تک بوجھ کم ہوگا۔

بادی توانائی

33- بادی توانائی کے قومی ادارے نے، جو کہ بھارت سرکار کے MNRE کا ایک خودمختار ادارہ ہے، ریاستی ضلع کے Bidda گاؤں میں بادی توانائی کی حامل ہونے والی ایسی جگہ کی نشاندہی کی ہے جہاں 25 میگاواٹ کی صلاحیت بروئے کار لائی جائے گی JAKEDA نے اس جگہ پر پہلے مرحلے میں ابتدائی پروجیکٹ کے طور پر 6 میگاواٹ کی صلاحیت حاصل کرنے کے انتظامات کئے ہیں۔ اس کے لئے ریاستی سرکار اور پاور وزارت کی Wind Demmonstration Scheme کے تحت چلنے والے MNRE سے مالی معاونت حاصل ہوگی۔ اس پروجیکٹ پر 46 کروڑ روپے کی لاگت آنے کا اندازہ ہے۔ توقع ہے کہ اس پروجیکٹ پر 2017-18ء مالی سال کے دوران کام شروع کیا جائیگا۔

کفایتی توانائی

34- میں نے گذشتہ بجٹ میں تونائی کے کفایتی استعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ ریاست بھر میں توانائی میں کفایت برتنے کا ایک

ماحول قائم کرنے کی طرف پہلا ٹھوس قدم اٹھاتے ہوئے ہماری سرکار نے انت جوتی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت پوری ریاست میں کم لاگت والے LED بلب استعمال کئے جائیں گے ۔ یہ اجالا پروگرام بھارت سرکار کی وازارت توانائی کے تحت کام کرنے والی Energ efficiency Service LTD کے اشتر ک سے روبہ عمل لایا گیا۔ اس سکیم کے تحت 16 لاکھ رجسٹر شدہ گھریلو صارفین کو 9 وولٹ کے LED لیمپ 20 روپے فی لیمپ کے حساب سے دستیاب رکھے جارہے ہیں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہ سکیم بہت کامیاب رہی ہے اوراب تک 46 لاکھ LED لیمپ تقسیم کئے جاچکے ہیں اور گذشتہ 4 ماہ کے دوران، جب سے یہ سکیم شروع ہوئی ہے، 8 لاکھ 50 ہزار صارفین کو سکیم کے تحت لایا گیا ہے۔ اُجالا سکیم سے گھریلو شعبے میں اعلیٰ میعار والی LED بجلی کی فراہمی کو فروغ دینے میں مدد ملی ہے اور اس کے لئے ابتدائی طور پر آنے والی زیادہ لاگت کی رکاوٹ کو دور کیا گیا ہے۔ کفایتی توانائی کی اس مہم کو آگے بڑھانے کیلئے 2017-18ء مالی سال کے دوران عام صارفین کے فائدے کیلئے 9 واٹ والی LED بجلی بتیاں فراہم کرنے کے علاوہ LED ٹیوب لائٹ، کم بجلی استعمال کرنے والے پنکھے اور دوسرے آلہ جات بھی فراہم کریگی۔

35- میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ جموں اور سرینگر کی دو میونسپلٹیوں کے تحت تمام Street Lights مرحلہ وار طریقے پر LED بتیوں سے بدل دی جائیں گی جو کم توانائی استعمال کرتی ہیں ۔ ان کے لئے فیڈر اور تاریں مخصوص ہونگی ۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ مکانات اور شہری ترقیات محکمہ نے EESL کی مشاورت سے مفصل طور طریقے وضع کئے ہیں اور یہ پروجیکٹ 2017-18ء کے مالی سال کے دوران مکمل کیا جائے گا۔

36- جیسا کہ میرے گزشتہ بجٹ میں بھی اعلان کیا گیا تھا EESL نے ریاست کی تمام سرکاری عمارتوں اور دفتروں میں بجلی کے آڈٹ اور طاقتور LED بجلی بلبوں کے استعمال کا کام ہاتھ میں لیا ہے۔ اس کام کے تحت سول سیکرٹریٹ، ہائی کورٹ اور سپر سپیشل شفاخانوں کے بشمول کچھ سرکاری عمارتوں کا کام ہاتھ میں لیا گیا ہے۔ اور ان میں طاقت ور LED لائیٹس نصب کی گئی ہیں۔ اگلے دو سال میں تمام سرکاری عمارتیں ہاتھ میں لی جائیں گی۔

37- میں اس حقیقت سے پوری طرح سے آشنا ہوں کہ ریاست بھر میں بجلی کی کفایت کی عادت کو فروغ دینے کی ذمہ داری سرکار کی ہے ۔ توانائی کی بہتری والے ساز و سامان اور آلہ جات کے استعمال میں مہنگی لاگت عام طور پر آڑے آتی ہے لیکن ان کے پوری مدت استعمال کرنے سے ہونے والی بچت اس لاگت سے کہیں زیادہ ثابت ہوتی ہے ۔ چونکہ سرکار کو مثال قائم

کرنی ہے لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ ریاستی سرکار 18-2017ء کے مالی سال سے اپنی تمام کارپوریشنوں اور ایجنسیوں کے ہمراہ صرف کم توانائی استعمال کرنے والے LED لیمپ ٹیوب لائٹ ، نہایت کم بجلی استعمال کرنے والے پنکھے اور دیگر پانچ ستارہ آلہ جات ہی اپنی تمام ضرورتوں کیلئے خریدے گی یہ آلا جات جتنی دیر چلتے ہیں اس حساب سے ان پر آنے والی لاگت سب سے کم ہوتی ہے اور ان کی بدولت سرکار کا بجلی فراہم کرنے کا خرچہ بھی کم ہوگا اور یوں رقم کا بہتر استعمال بھی ہوگا۔

-38 بہتر توانائی کے اقدام کی خاطر مالی سال 18-2017ء کے بجٹ میں 100 کروڑ روپے کی رقم مختص رکھنے کی تجویز ہے۔

-39 پاور سیکٹر میں بدلاؤ کے لئے تکنیکی اور انتظامی عملے کے رول میں نمایاں تبدیلی کی ضرورت ہے کیونکہ مختلف سکیموں پر اس طرح کے عملے کو کافی پیچیدہ اور مشکل معاملات سے نپٹنا پڑتا ہے ۔اِسے عملے کے لئے مطلوبہ جانکاری مہارت اور وطیرہ ہونا لازمی ہے۔تاکہ وہ خاطر خواہ بہتری لانے میں اپنا رول موثر طور پر ادا کرسکے۔

-40 اس پس منظر میں 18-2017ء کے بجٹ میں پاور ڈیولپمنٹ محکمہ کی ٹریننگ ضروریات اور انسانی وسائل کی ترقی کے لئے دو کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

41- محکمے نے کافی عرصے سے ہزار ہا کیجول اور عارضی طور پر کام کرنے والوں کی خدمات حاصل کی ہیں۔ یہ کارکن صارفین کے لئے بجلی کی بہم رسانی یقینی بنانے میں محکمے کے ملازمین کی مدد کر رہے ہیں۔ بار ہا یہ کارکن اپنی جان پر کھیل کر محکمے اور عوام کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ سرکار PDD محکمے میں کام کرنے والے ایسے عارضی کارکنوں سمیت تمام اس طرح کے کام کرنے والوں کے لئے ایک جامع پالیسی پر کام کر رہی ہے جس میں بطور خاص ایسے افراد کے کام کے دوران جھیلے جا رہے خطرات کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا۔